سوال

(41) قبر میں نماز اور ثابت البنانی رحمۃ اللہ علیہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک روایت میں آیا ہے کہ ثابت البنانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی قبر میں نماز پڑھتے تھے۔ اس روایت کی حقیقت کیا ہے؟ (ماسٹر انور سلفی، حاصل پور ضلع بہاولپور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حماد بن سلمہ سے روایت ہے کہ ثابت (بن اسلم البنانی رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا:

"اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ أَعْطَيْتَ أَحَدًا الصَّلَاةَ فِي قَبْرِهِ، فَأَعْطِنِي الصَّلَاةَ فِي قَبْرِي"

"(اے اللہ) اگر تونے کسی کو اس کی قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے تو مجھے (بھی) میری قبر میں نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔ (طبقات ابن سعد 7/233 وسندہ صحیح)

عبداللہ بن شوذب سے روایت ہے: میں نے ثابت البنانی کو کہتے ہوئے سنا:

"اللّٰھُمّ إن کُنْتَ أعْطَیْتَ أحَدًا مِن خَلْقِکَ، یُصَلّی لکَ فِي قَبْرِہِ: فَأعْطِنِیہِ"

"اے میرے اللہ! اگر تونے اپنی مخلوق میں سے کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے تو مجھے (بھی) یہ اجازت دینا۔

(المعرفۃ والتاریخ لیعقوب بن سفیان الفارسی 2/99 وسندہ حسن، حلیۃ الاولیاء 2/319)

یہ ایک دعا ہے جو ثابت البنانی رحمۃ اللہ علیہ نے مانگی ہے۔

یوسف بن عطیہ (متروک) نے کہا:

"فَأذِن لِثَابِتٍ اَن یُصَلِّي فِي قبرہ"

پس ثابت کو ان کی قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت مل گئی۔ (حلیۃ الاولیاء 2/319)

یہ روایت یوسف بن عطیہ کیوجہ سے موضوع ہے یوسف بن عطیہ کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "منکر الحدیث" (کتاب الضعفاء بتحقیقی: 422)

نسائی نے کہا: "متروک الحدیث" (کتاب الضعفاء: 617)

جسر (بن فرقد) سے روایت ہے کہ اس نے ثابت البنانی کو قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا (حلیۃ الاولیاء 2/319)

اس کی سند درج ذیل ہے:

"حدثنا عثمان بن محمد العثمانی، قال: ثنا إسماعیل بن علی الکرابیسی، قال: حدثنی محمد بن سنان القزاز، قال: ثنا شیبان بن جسر عن أبیہ" (حلیۃ الاولیاء 2/319)

یہ سند موضوع ہے۔ جسر کے بارے میں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا "متروک"

(سوالات البرقانی: 70) وہ ضعیف متروک ہے۔ (تحفۃ الاقویاء فی تحقیق کتاب الضعفاء: 54)

جسر کا شاگرد شیبان نامعلوم ہے۔ شیبان کا شاگرد محمد بن سنان (بن یزید) ضعیف ہے۔ (تقریب التہذیب: 5936)

محمد بن سنان کا شاگرد اسماعیل بن الکرابیسی مجہول الحال ہے۔ اس کے شاگرد ابوعمرو عثمان بن محمد بن عثمان بن محمد بن عبدالملک کی توثیق نامعلوم ہے یعنی یہ سند ظلمات ہے۔

تنبیہ:-

اس مردود روایت کو عبدالحیٔ لکھنوی صاحب نے بحوالہ حلیۃ الاولیاء:

"حدثنا عثمان بن محمد العثمانی، قال: ثنا إسماعیل بن علی الکرابیسی، قال: حدثنی محمد بن سنان: حدثنا سنان عن ابیہ" کی سند سے نقل کیا ہے۔

(دیکھئے اقامۃ الحجۃ علی ان لاکثار فی التعبد لیس ببدعۃ ص 24 مجموعہ رسائل لکھنوی ج 2 ص 174)

لکھنوی صاحب سے اسے زکریا دیوبندی صاحب نے اپنی کتاب "فضائل نماز" (ص 69،70/تیسرا باب: خشوع وخضوع کے بیان میں) میں نقل کر کے عوام الناس کے سامنے پیش کر دیا ہے۔) نیز دیکھئے فضائل اعمال ص 361)

زکریا صاحب سے اسے کسی نور محمد قادری (دیوبندی) نامی شخص نے بطور استدلال و حجت نقل کر کے "قبر میں نماز" اور "عقیدہ حیات قبر" کا ثبوت فراہم کرنے کی کوشش کی ہے۔ دیکھئے دیوبندیوں کا ماہنامہ "الخیر" ملتان (جلد 24 شمارہ: 5 جون 2006ء ص 249/25)

عرض ہے کہ محمد بن سنان القزاز کے شدید ضعف اور الکرابیسی والعثمانی کی جہالت کے ساتھ ساتھ سنان اور اس کے باپ (ابوسنان) کا کوئی اتا پتا معلوم نہیں ہے۔

عین ممکن ہے کہ عبدالحیٔ صاحب والے نسخے میں "شیبان بن جسر عن ابیہ" کو "سنان عن ابیہ" لکھ دیا گیا ہو۔

اس مردود روایت کو عبدالحیٔ لکھنوی صاحب کا بغیر تحقیق وجرح کے نقل کرنا اور پھر ان کی کورانہ تقلید میں زکریا صاحب، نور محمد قادری دیوبندی اور مسئولین ماہنامہ "الخیر" ملتان کا

عام لوگوں کے سامنے بطور حجت واستدلال پیش کرنا غلط حرکت ہے۔ علماء کو چاہیے کہ عوام کے سامنے صرف وہی روایات پیش کریں جو کہ صحیح وثابت ہوں۔ اس سلسلے میں علماء کو چاہیے کہ پوری تحقیق کریں ورنہ پھر خاموش رہنا ہی بہتر ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ :

"مَن صَمَتَ نَجَا" "جو خاموش رہا اس نے نجات پائی" (کتاب الزہد لابن المبارک :385 وسندہ حسن، سنن الترمذی :2501)

خلاصہ التحقیق :۔

یہ بات تو ثابت ہے کہ مشہور تابعی ثابت بن اسلم البنانی رحمۃ اللہ علیہ قبر میں نماز پڑھنے کی دعا کرتے تھے مگر یہ بات ثابت نہیں ہے کہ انھوں نے قبر میں نماز پڑھی ہے۔ ضعیف ومتروک راویوں کی روایات کی بنیاد پر اس قسم کے دعوے کرنا کہ ثابت رحمۃ اللہ علیہ قبر میں نماز پڑھتے تھے، غلط اور مردود ہے۔ (5/جمادی الاولیٰ 1427ھ) (الحدیث :28)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ171

محدث فتویٰ